مولانا شيخ محمد عادل رباني

ہجرت کی الہی حکمت

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ عزّ و جلّ فرماتا ہے، "جب ہم نے تمہیں تمہارے گھر سے نکالا اور ہجرت کے لئے بھیجا، تو کچھ مومنوں کے دل اداس ہو گئے۔" لیکن، جب ہجرت کا وقت آ جاتا ہے، تو اللہ عزّوجلّ کا حکم پورا کرنا لازمی ہے۔ ہر چیز کا ایک وقت ہے۔ جب اُس کا وقت نہیں ہوتا، تو چاہے جتنی بھی کوشش کر لو، کچھ نہیں ہوتا۔ لیکن کچھ لوگ مایوس ہوکر کہتے ہیں، "ہمارا کام نہیں بن رہا، ہم کیا کریں؟ ہم دعا کر رہے ہیں، ہماری دعا قبول نہیں ہو رہی۔" یقیناً، سب کچھ اللہ جلّ جلالہ کے حکم کے تابع ہے۔ سب کچھ اللہ جلّ جلالہ کی قدرت میں ہے۔ جو کچھ بھی ہوتا ہے، جب اللہ جلّ جلالہ چاہتا ہے تب ہی ہوتا ہے۔ اللہ جلّ جلالہ جو کچھ بھی انسانوں کے لئے کرتا ہے، اُس میں ایک حکمت ہوتی ہے۔ ہر شخص کی زندگی کے لمحات میں بھی حکمت ہوتی ہے۔ لیکن سب سے عظیم حکمت والا، سب سے زیادہ جس پر حکمت ظاہر ہوتی ہے وہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عمل، ہر لفظ، ہر اشارہ، ہر ہدایت حکمت سے بھرا ہوا ہے۔

لہٰذا، کیونکہ ہم انسان ہیں – چاہے انسان جتنی بھی کوشش کر لے، جب تک اُسے حکمت سمجھ نہیں آتی، تو اُس کے دل میں شاید کوئی اعتراض پیدا ہو جائے یا وہ سوال کر بیٹھے کہ اس میں کیا حکمت ہے۔ اسی وجہ سے، ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت بھی اللہ عزّ و جلّ کے حکم سے ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سالوں تک مکۃ المکرمہ میں قیام پذیر رہے اور پھر اللہ عزّ و جلّ کی جانب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی۔ جب مکہ میں قیام اپنے انتہاء کو پہنچ چکا، اور کیونکہ (الٰہی) راستہ ظاہر ہونا ضروری تھا، ان لوگوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر لی۔ ان لوگوں نے وہاں سے ہجرت کی مگر کسی خوف کی وجہ سے نہیں۔ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ کسی رکاوٹ کے بغیر بھی ظاہر ہو سکتا تھا، لیکن ایسا اس لیے ہوا کہ لوگ اس سے سیکھیں، ان کے لئے یہ ایک سبق ہو، اور وہ معجزات دیکھیں۔

وہ اس طرح سے راستے طے کرتے ہوئے مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ وہاں کا سورج اور روشن تھا۔ پوری دنیا نے اُس نور کو محسوس کیا۔ جس کا نصیب تھا، اُسے یہ نصیب ہوا۔ اور جس کا نصیب

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

نہ تھا، وہ اس سے محروم رہ گیا۔ جب ہمارے رسول ﷺ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی، تو یہ (اللہ ﷻ کا) ایک حکم تھا۔ ہجرت ان لوگوں پر واجب تھی۔ کیونکہ ہجرت کرنا آسان عمل نہیں ہوتا۔ سب کچھ چھوڑ کر کسی اور جگہ جانا اور نئے سرے سے آغاز کرنا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن صحابہ کرام نے سب کچھ چھوڑ دیا، پیچھے مُڑ کر بھی نہیں دیکھا، اور ہمارے رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے ہجرت کر لی۔

لیکن ہجرت کے بعد، اور مکہ مکرمہ کے فتح ہونے کے بعد، ہمارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اب ہجرت کا حکم نہیں رہا۔ ہجرت کب ممکن ہے؟ ہجرت اُس وقت ہوتی ہے جب لوگوں پر ظلم ہو رہا ہو۔ تب، ہجرت ہو سکتی ہے، لیکن اس کا کوئی حکم نہیں ہے۔ ہجرت کا حکم صرف ہمارے رسول ﷺ کے وقت میں تھا۔ دوسری صورت میں، انہیں پناہ گزین کہتے ہیں۔ وہ ایک الگ معاملہ ہے۔

خاص طور پر کچھ ملکوں میں صبر اور استقامت ہجرت سے بہتر ہے۔ ملک کو کافروں کے حوالے چھوڑنے کے بجائے، اگر آپ میں اتنی طاقت ہے کہ خود کو سنبھال سکتے ہیں، تو آپ کے لئے اور اسلام کے لئے یہیں پر صبر اور استقامت اختیار کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ وہ جگہ مسلمانوں کی ہے، اگر آپ چھوڑ دیں گے، پھر کوئی اور بھی چھوڑ دے گا، پھر ایک اور چھوڑ دے گا، تو پھر وہاں کون رہے گا؟ وہ جگہ کافروں کے لئے، مشرکین کے لئے رہ جائے گی۔

اسی لئے مسلمانوں کو اس بات پر بہت احتیاط کرنی چاہیے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ "ہمارے رسول ﷺ نے ہجرت کی تھی، ہم بھی ہجرت کریں گے،" ایسے کہنے والے زیادہ تر لوگ وہ کام نہیں کرتے جو ہمارے رسول ﷺ نے کیے۔ مگر وہ کچھ ایسے بیکار کام کرتے ہیں جو کسی فائدے کے نہیں ہوتے۔ اللہ ﷻ ہمیں محفوظ رکھے۔ یہ ایک مشکل دور ہے۔ کیونکہ ہم آخر الزمان میں جی رہے ہیں، لوگ مختلف وجہ سے اپنے ملک چھوڑ رہے ہیں۔ مسلمان بھی اپنے ملک چھوڑ کر دوسری جگہوں پر جا رہے ہیں پیسے کمانے کے لئے، اور رزق کی تلاش میں۔ لیکن بہتری اسی میں ہے کہ اپنی جگہ پر قیام رہے۔ ان کے لئے یہ بہتر ہے کہ حلال رزق کما کر وہیں زندگی بسر کریں، ان شاء اللہ۔ اللہ ﷻ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

ومن الله التوفيق. الفاتحة.

مولانا شیخ محمد عادل ربانی
27 جون 2025 /2 محرم 1447

مولانا شيخ محمد عادل رباني

ليفكے، قبرص

www.mawlanasultan.org